السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا قبر پر تعظیمی سجدہ کرنا شرک ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ہر قسم کی عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ لہذا تمام بدنی عبادات بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

(وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ) (بخاري، الاذان، التشهد في الاخرة، ح: 831)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل إِنَّ صَلاتى وَنُسُكى وَمَحياىَ وَمَماتى لِلَّهِ رَبِّ العـٰلَمينَ ١٦٢ لا شَريكَ لَهُ ١٦٣ .... سورة الانعام

''آپ فرما دیجیے کہ یقیناً میری نماز، میری ساری عبادات، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔''

سجدہ عبادت کا کامل ترین مظہر ہے۔ یہ انتہائی تذلل اور عاجزی وانکساری کی علامت ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی اس کی حقیقی مستحق ہے، لہذا قبروں پر سجدہ کرنا شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنُوا اركَعوا وَاسجُدوا وَاعبُدوا رَبَّكُم ... ٧٧ ... سورة الحج

''ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو، اور اپنے رب کی عبادت کرو۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

فَاسجُدوا لِلَّهِ وَاعبُدوا ٦٢ ... سورة النجم

''اللہ کے لیے ہی سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔''

ایک دعا سے بھی معلوم ہوتا ہے:

(سجد وجهىَ للذي خلقه وشقّ سمعه وبصره بحوله وقوته فتبارك الله أحسن الخالقين) (ترمذي، الجمعة مايقول فى سجود القرآن، ح: 580، ابوداود، ح: 1414)

''میرے چہرے نے اس ہستی کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اور اپنی قوت وطاقت سے کان اور آنکھیں عطا کیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے) اللہ بابرکت ہے جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔''

جو شخص مخلوقات میں سے کسی کو سجدہ کرتا ہے وہ دراصل اس کی عبادت کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِن ءايـٰتِهِ الَّيلُ وَالنَّهارُ وَالشَّمسُ وَالقَمَرُ لا تَسجُدوا لِلشَّمسِ وَلا لِلقَمَرِ وَاسجُدوا لِلَّهِ الَّذى خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُم إِيّاهُ تَعبُدونَ ٣٧ ... سورة حم السجدة

''اور دن رات اور سورج چاند بھی اسی کی نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کو کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر تمہیں اسی کی عبادت کرنی ہے تو۔''

(إِن كُنتُم إِيّاهُ تَعبُدونَ) سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق کو سجدہ کرنا خالص عبادت الٰہی کے منافی ہے۔ اس لیے جو (إِيّاكَ نَعبُدُ) کا عتقاد رکھتا ہو اور اس کا اعتراف واقرار کرتا ہو، اس کے لیے روا نہیں ہے کہ وہ کسی قبر وغیرہ کو سجدہ کرے۔

ہر قسم کا سجدہ عبادت ہے، یہ حقیقت درج ذیل حدیث سے معلوم بھی ہوتی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان فى نفر من المهاجرين والأنصار، فجاء بعير فسجدله فقال أصحابه: يا رسول الله تسجد لك البهائم والشجر فنحن أحق أن نسجد لك. فقال: "اعبدوا ربكم، وأكرموا أخاكم) (مسند احمد 67/6، وفيه على بن زيد)

(وھو ضعیف عند الجمھور

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کی ایک جماعت میں موجود تھے کہ ایک اونٹ نے آکر آپ کو سجدہ کیا۔ صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں ان سے زیادہ تو ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو۔''

اعْبُدُوا رَبَّكُمْ) کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس سجدے کی اجازت صحابہ کرام رضی اللہ عنھم مانگ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عبادت قرار دیا اور اسے رب تعالیٰ کےلیے کرنے کا حکم صادر کیا۔ اس قسم کے) سجدے کو لوگ اپنے خیال کے مطابق تکریمی یا تعظیمی سجدہ کہتے ہیں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عبدت کا نام دیا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی چیز کو کسی بھی قسم کا سجدہ کرنا جائز نہیں۔ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُولُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ. قَالَ "أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي) (أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ". قَالَ قُلْتُ لاَ. قَالَ "فَلاَ تَفْعَلُوا) (ابوداود، النکاح، فی حق الزوج علی المراۃ، 2140

''میں شہر حیرہ میں گیا، میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے راجہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا: بلاشبہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کیے جانے کے زیادہ حقدار ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کے پاس آکر کہا: میں نے حیرہ میں لوگوں کو دیکھا کہ راجہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا: بھلا بتا تو سہی کہ اگر تو میری قبر کے پاس سے گزرے تو کیا اس پر سجدہ کرے گا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: "تم یہ کام بھی نہ کرو۔''

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوقات میں سے کسی زندہ، مردہ اور قبر و حجر وغیرہ کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اسی حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوقات کو سجدہ کرنے سے بھی منع فرمایا:

(فَلاَ تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لأَحَدٍ لأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ) (ابوداود، النکاح، فی حق الزوج علی المراۃ، ح: 2140)

''ایسا مت کرو اگر میں کسی کو کسی کےلیے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں کیونکہ مردوں کا اللہ نے عورتوں پر (بڑا) حق مقرر کیا ہے۔''

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ملک شام گئے وہاں یہود و نصاریٰ کو دیکھا "یسجدون احبارھم ورھبانیھم" کہ وہ اپنے علماء اور مشائخ کو سجدہ کرتے تھے۔ انہوں نے پوچھا: ایسا کیوں کرتے ہو؟ کہا: یہ انبیاء کی تحیت (سلام) ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی کہ ہم زیادہ حقدار ہیں کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا:

(انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے۔ اگر میں کسی کےلیے سجدہ کا حکم کرتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا۔'' (مسند احمد 381/4''

قبروں پر سجدہ کرنے والوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون قرار دیا ہے۔ دعائے نبوی ہے:

(اللھم لا تجعل قبري وثناً یعبد، اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور أنبیائھم مساجد) (موطا امام مالک، قصر الصلاۃ فی السفر، جامع الصلاۃ، ح: 416، مرسل، مسند حمیدی، ح: 1025، مسند احمد 2/242، موصول)

''اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے۔ ایسی قوم پر اللہ کا شدید غضب نازل ہو جنہوں نے اپنے نبیء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔''

ارشاد نبوی ہے:

(لعن اللہ قوما اتخذوا قبور أنبیائھم مساجد) (مسند احمد 246/2)

''اس قوم پر اللہ لعنت کرے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔''

اس حدیث سے ملتی جلتی دیگر بھی کئی احادیث ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر سجدے کرنا قبروں کی عبادت ہے نیز ایسے لوگ مغضوب علیھم ہیں، بعض احادیث میں ایسے لوگوں کو بدترین مخلوق قرار دیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں (اُولئک شرار الخلق عند اللہ) (بخاری، ح: 3878، 1341، 434، 427، مسلم، ح: 528) کے الفاظ ہیں۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے ایک حدیث پہنچی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپس میں:

افلا نسجد لک؟ قال: ((لا ولکن اکرموا نبیکم واعرفوا الحق لاہلہ فانہ لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون اللہ)) (فانزل اللہ تعالیٰ: ((وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ٨٠)) (آل عمران 3/80)) 1])])

کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہیں، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے اسی کےلیے رکھو۔ کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (ترجمہ) ''نبی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ تمہیں حکم فرمائے کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو رب ٹھہراؤ، کیا نبی تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو۔''

(حرمت سجدہ تعظیم از احمد رضا خان بریلوی، ص: 11)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا اسے رب بنانا ہے۔ نیز یہ کہ ایسا کرنا کفر ہے۔

اس روایت کو علامہ سیوطی نے لباب النقول میں بایں الفاظ نقل کیا ہے : اخرج عبدالرزاق فی تفسیرہ عن الحسن قال : بلغنی ان رجلا قال : یا رسول اللہ ۔ ۔ ۔ اس روایت کے ان الفاظ سے ہی پتا چل رہا ہے کہ یہ مرسل ہے ۔ [1] ((محمد ارشد کمال

نیز حافظ ابن حجر عسقلانی نے اسے عبد بن حمید کے حوالے سے العجاب فی بیان الاسباب 705/2 میں نقل کیا ہے ۔ اسی طرح ابو الحسن علی بن احمد الواحدی نے اسباب النزول، ص : 64 میں اسے حسن بصری سے بلا سند نقل کیا ہے ۔ یہ مرسل ہونے کی وجہ سے ہی ضعیف ہے ۔ نیز دیکھیں الاستیعاب فی بیان الاسباب 269/1، 268 (ابو الحسن مبشر احمد ربانی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

شرک اور خرافات، صفحہ :70

محدث فتویٰ